حکیم محمد بخش ملتانی کی فارسی اور عربی طبّی تصانیف

ڈاکٹر عارف نوشاہی ☆

ہم یہاں مغلیہ عہد میں ملتان کے ایک ایسے مصنّف کا تذکرہ کر رہے ہیں جس کی تصانیف کا تذکرہ ہمیں معروف فارسی کتابیاتی جائزوں اور فہرستوں میں نہیں ملتا اور غالبًا اس مقالے کے ذریعے پہلی بار اس مصنّف کی طبّی تصانیف کا احوال یکجا پیش کیا جا رہا ہے۔ برّصغیر پاکستان و ہند کے مصنّفین کی فارسی طبّی تصانیف کے لیے حسب ذیل فہرستیں دیکھی گئی ہیں جن میں ہمارے مصنف کی تصانیف کا تذکرہ نہیں ہوا ہے۔

۱۔ فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان تألیف احمد منزوی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ،اسلام آباد، ۱۹۸۳ ، جلد اول

۲۔ فہرستوارۂ کتابہای فارسی تألیف احمد منزوی، انجمن آثار و مفاخر فرہنگی،تہران، ۲۰۰۱ء ، جلد پنجم

۳۔ طبّ اسلامی برصغیر میں (نادر طبّی مخطوطات پر جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء کے مقالات)، خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۸۸ء

یہ محض حسن اتفاق ہے کہ اس مقالے میں زیربحث آنے والی تمام تصانیف قلمی نسخوں کی صورت میں ایک ہی جگہ یعنی ذخیرۂ مفتی فضل عظیم بھیروی (مرحوم) مخزونہ نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، اسلام آبادمیں محفوظ ہیں جہاں میں نے یہ تمام مخطوطات مئی ۲۰۰۳ء میں دیکھے تھے۔

مصنّف

مصنّف محمد بخش بن خدا بخش بن اللہ بخش ملتانی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۳ء میں بقید حیات تھے۔ وہ اپنی تصنیف مفتاح الاطباء میں اپنا تعارف یوں لکھتے ہیں:

”محمد بخش بن خدا بخش بن الله بخش الملقب به العربية بالشيخ و فی الفارسية بخواجه والمنسوب الی الفخد الاعلی بیانگه والمشهور فی السند

☆ ادارۂ معارف نوشاہیہ، ۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

بملتانی للوطن الاصلی و فی الهند بالسندی۔" (ورق ۱ الف)

وہ حکیم شیخ گل محمد کے شاگرد تھے جن کا نام انہوں نے شمۃالبحران میں بے حد ادب اور احترام کے ساتھ یوں لیا ہے: استاذی مخدومی رئیس الحکماء الاوّلین والآخرین، رئیس الشیخ و شیخ الرئیس شیخ صاحب شیخ گل محمد جیو"۔

حکیم محمد بخش ملتانی مندرجہ ذیل کتب طبّ کے مصنف ہیں:

۱۔حکمت غریبانہ در علم صیدانہ، فارسی ،موجود

۲۔شرح قانونچہ مختصر، فارسی، عدم دستیاب

۳۔شفاء العلیل یا طبّ مستخلص، عربی، موجود

۴۔شمۃ البحران من حکمۃ الرحمان، فارسی، موجود

۵۔معارف تفسرہ، فارسی، موجود

۶۔مفتاح الاطبا، فارسی، موجود

۷۔مفردات بخشیہ، فارسی، موجود

۸۔نسخۃ الحکمت، عربی، موجود

اس مصنف کی جو تصانیف مجھے دستیاب ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

فارسی تصانیف

۱۔ مفتاح الاطبا

یہ محمود بن محمد چغمینی خوارزمی (متوفی ۷۴۵ھ/۱۳۴۴ء) کی عربی تصنیف قانونچہ کی مفصّل فارسی شرح ہے جو چھ ماہ کی مدّت میں ربیع الثانی تا رمضان المبارک ۱۱۷۶ھ میں مکمل ہوئی۔ شارح اس شرح کے اختتام پر ہمیں یہ اطلاع دیتے ہیں کہ عنفوانِ جوانی میں انہوں نے قانونچہ کی ایک فارسی شرح ترجمے کے طور پر لکھی تھی جو بے حد مختصر تھی۔ بعد میں دوستوں نے اصرار کیا کہ قانونچہ کی ایک مفصّل شرح بھی لکھی جانی چاہیے لہٰذا انہوں نے شیخ بوعلی سینا کی کتاب القانون، ابوالحسن کی شرح اسباب و علامات اور طب کی دیگر کتب جیسے شرح چغمینی، شرح ہدایۃ الحکمت،

جوامع جالینوس، فصولِ بقراط مادِ ہوندھان اور طب سکندری وغیرہ کی مدد سے یہ مفصّل شرح تیار کی۔ شارح کی اس اطلاع سے ہمیں ضمنی طور پر دو باتیں‌اور معلوم ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ جب انہوں نے قانونچہ کا فارسی ترجمہ کیا تو یہ ان کا ''عنفوانِ جوانی'' تھا، جس سے یہ قیاس کرنا چاہیے کہ مفتاح الاطبا لکھتے وقت وہ جوانی کے مراحل طے کر چکے تھے اور ایک پختہ عمر ماہر طبیب تھے۔ دوسرا یہ کہ قانونچہ کے حوالے سے ان کی ایک اور تصنیف بھی تھی، جس کا نام فی الحال ہمیں معلوم نہیں ہے اور خود انہوں نے بھی اس کا نام نہیں بتایا۔

مفتاح الاطبا کا بخطِ مصنف نسخہ جو ۲۷ ذیقعدہ ۱۱۷۶ھ کو لکھا گیا، ۳۵۸ ورق پر مشتمل ذخیرۂ مفتی فضل عظیم (نمبر مخطوطہ: طب ۹۰) میں موجود ہے۔

۲۔ معارف تفسرہ

علمِ طب کی رو سے مزاج کی تشخیص کے لیے انسانی قارورہ کی پہچان اور تحقیق پر لکھا گیا رسالہ ہے۔ مصنف نے رسالے کے دیباچے میں بتایا ہے کہ مفرد اور مرکّب مزاجوں کی پہچان کی تین بڑی علامتیں نبض، قارورہ اور براز ہیں۔ ان میں قارورہ کی اہمیت باقی دو علامتوں سے زیادہ ہے۔ یہ رسالہ ایک مقدّمہ، سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کے مباحث قارورہ کی تعریف، حکیم کے سامنے اسے پیش کرنے کی شرائط، اسے دیکھنے کی شرائط اور انسانی قارورہ کے فرق پر مشتمل ہیں۔ باقی ابواب میں اس کے رنگ، رسوب، قوام، صفائی اور کدورت، بُو، جھاگ، مقدار، ذائقہ اور وزن اور مرد و زن کے قارورہ میں فرق کے بارے میں مباحث ہیں۔

یہ رسالہ ایک قلمی مجموعے میں (جس کی تفصیل آخر میں پیش کی جائے گی،نمبر مخطوطہ: طب ۳۹۴) ورق ۵۱۵ الف تا ۵۲۶ الف موجود ہے۔

۳۔ شمّة البحران من حكمة الرحمان

یہ رسالہ فن طبّ میں علمِ بُحران پر لکھا گیا ہے جو مصنّف کے بقول حکمتِ الٰہی کی طرح ہوتا ہے کیوں کہ بحران میں طبیعت کا فعل حکیمِ مطلق کے حُکم کے تابع ہے نہ کہ طبیب کے اختیار میں۔ جو شخص بھی علم طبّ سے منسوب ہے اس کے لیے بُحران کے تمام متعلقات کا جاننا ضروری ہے۔ مصنّف نے آٹھ باب میں تمام مباحث سمیٹ دیے ہیں یعنی بحران کی قسمیں، نشانی، محمود بحران کی نشانی،

مذموم بحران کی نشانی، محمودہ مطلقہ کی نشانی، ردّیہ مطلقہ کی نشانی، بحران کے ایام کی تشخیص کا سبب، امراض کی اقسام کے مطابق بُحران کی کیفیت۔

اس رسالے کی تصنیف میں مصنّف نے نہ صرف متقدّمین اور متاخرین کی تصانیف سے استفادہ کیا بلکہ علم طبّ میں اپنے استاد حکیم شیخ گل محمد کی زبان سے جو کچھ سنا وہ بھی کتاب میں شامل کیا ہے۔ یہ رسالہ بھی مجموعۂ رسائل (مخطوطہ نمبر: طب ۳۹۴) میں ورق ۵۲۶ب تا ۵۳۸ب موجود ہے۔

۴۔ حکمت غریبانہ در علم صیدانہ

یہ رسالہ علم طبّ میں قیاس کی اہمیت کے بارے میں تصنیف ہوا ہے۔ مصنف نے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ مفرد ادویہ کے مزاج اور قوت کی پہچان دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے، ایک تجربہ اور دوسرا قیاس۔ پہلے طریقے یعنی تجربے کی تشریح میں انہوں نے رسالہ مُفرداتِ بخشیہ تصنیف کیا (جو فی الحال ہمیں دستیاب نہیں ہے) اور دوسرے طریقے قیاس کی وضاحت کے لیے یہ رسالہ لکھا جس میں بوعلی سینا کی کتاب القانون سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اس رسالے کا نسخہ مجموعۂ رسائل (مخطوط نمبر: طب ۳۹۴) میں ورق ۵۳۹ الف تا ۵۴۶ الف موجود ہے۔

مذکورہ بالارسائل شمارہ ۲ تا ۴ ایک خطی مجموعے میں تحریر ہوئے ہیں جو غلام محمد بن محمد باقر مفتی قریشی عثمانی متوطن بھیرہ (ضلع سرگودھا) نے ذیقعدہ ۱۲۳۵ھ میں کتابت کیا ہے۔یہ کاتب صاحبِ ذخیرہ کے اجداد میں سے تھے اور خود یہ خاندان علم طبّ کا ماہر تھا۔

عربی تصانیف

حکیم محمد بخش ملتانی کی چار دستیاب فارسی تصانیف کے علاوہ دو عربی تصانیف کے قلمی نسخے بھی ہمیں ملے ہیں۔ یہ بھی علمِ طب پر ہیں۔ ایک کا نام شفاالعلیل یا طب مستخلص ہے اس میں مختصراً بیماریوں کا نام اور علاج تجویز کیا گیا ہے۔ آٹھ اوراق کا یہ رسالہ ایک مجموعۂ رسائل (مخطوطہ نمبر: طب ۱۱۰) میں موجود ہے۔ دوسری عربی تصنیف نسخة الحکمت ہے جس کا قلمی نسخہ مکتوبہ ۸ محرم ۱۲۴۴ھ برائے محمد یار، ۱۲ اوراق میں ذخیرۂ مفتی فضل عظیم بھیروی (مخطوطہ نمبر: طب ۳۲۳) میں موجود ہے۔

حواشی

۱۔ اصل فارسی اقتباس یہ ہے: ''چون در عنفوانِ جوانی شرح قانونچہ کہ مختصر الطب است از این ذرۂ بی مقدار بر سبیل ترجمہ وقوع آمدہ و بنای او برکمال اختصار و اقتصار افتادہ کہ جمالِ تفصیل او در حجلۂ اجمال ماندہ۔ ازان بعضی احبّا بہ حسب ظن خود این ہیچ مدان را باوجود کثرت عوایق و عُسرت لواحق کہ مانع از نتایج افکار و حاجب از دیدن نقاب ذوی الابصار است، تکلیف فرمودند تا شرح قانونچہ کہ بہ نسبت مختصر مطوّل مدلّل باشد تألیف کردہ شود۔ پس این فقیر ...چند مسائل حکمت بہ طریق نقل از قانونِ شیخ و شرح اسباب و علاماتِ ابوالحسن و شرح چغمینی و شرح ہدایۂ حکمت و جوامع جالینوس و فصول بقراط و مادِ ہوندہان و سکندری وغیرہ بہ زبان پارسی بہ قید قلم آوردہ معلق برمقالات و فصولاتِ قانونچہ نمودہ۔ اگرچہ حکماء قدما ہم در زبان عربی و فارسی و ہندوی دقیقہ ای از دقایق فروگذاشتہ بودند ... لیکن چون اجابت سوال بہ صواب مقرون و از بُخل مصون بود دستِ استدعا بہ درگاہ بلا اشتباہ برافراشتہ... درشش ماہ کہ بدایت او ابتدای ربیع الثانی و نہایت او انتہای رمضان المبارک در روز جمعۂ آخرین بہ آخر روز از ہجرت یک ہزار و یک صد و ہفتاد وشش بود۔''

۲۔ اصل فارسی اقتباس یہ ہے: ''چون علامات مزاجہای مفردہ و مرکبّہ جبلیہ و عارضیہ ضارہ و غیر ضارہ بسیار اند ونبض و قارورہ و براز از تمامی معارف اظہر و اوّل، لکن نبض از مفقود شدن شرائط آن و معدوم بودن اذہان صافیہ طبیبان و از تکالیف کہ بعضی بہ مریض وبعضی بہ طبیب لاحق می شدند بہ درجۂ خفا در آمد و براز اگرچہ از ہمہ مفسر تر بود فامّا از استخفاف کہ ہم بہ سقیم وحکیم عارض می شد بہ حجلۂ توقف ماندہ و بول کہ از ہمہ کدورات فارغ البال بود بہ منصۂ ظہور جلوہ گر شد۔''

۳۔ اصل فارسی عبارت یہ ہے: ''چون علم بحران درفن طبّ بہ منزلۂ حکمت الٰہی است زیرا آنچہ در بحران فعل طبیعت بہ حکم حکیم مطلق است نہ فعل صناعت بہ اختیار طبیب ... دانستن بحران بہ جمیع لواحق آن بہ ہرکسی کہ منسوب بہ علم طبّ باشد فرض باشد۔''

۴۔ مصنف کی اصل عبارت یہ ہے: ''معرفت قوتہا و امزجہ ادویہ مفردہ بہ دو طریق حاصل می شد؛ یکی بہ تجربہ، دویم بہ قیاس؛ و تجربہ عسیر است چہ عمر قصیر است بلکہ تجربہ خطیر چہ موجب ہلاک خلق کثیر است ... چون تجربہ خیلی محال شد پس باید کہ اعتماد بر اقوال ثقہ از حکمای قدما باید کرد و این نیز اگرچہ درجۂ تقلید بود فامّا برای بعضی احباء کہ از درجۂ علوم عقلیہ عاری بودند در رسالہ کہ موسوم بہ مفردات بخشیہ است بیان کردہ شد و طریق دوم کہ قیاس است اگرچہ دریافت او بہ اصحاب زمانہ خیلی دشوار است لیکن از تجربہ اسہل و از عارِ تقلید عاریست، پس ازین جہت کلمۂ چند از قانون شیخ در ضبط قواعد قیاس یاد کردہ شد۔''

☆☆☆☆☆☆☆

ادارہ تحقیقات اسلامی کی منفرد علمی پیشکش

مسلم معاشرہ کی تاسیس و تشکیل

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

صفحات : 234 قیمت : 125.00 روپے

زیر نظر کتاب میں صدر اسلام کے سیاسی، سماجی، معاشی اداروں کی تاسیس و تشکیل کا دور جاہلیت کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے، اور اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کے کن کن شعبوں کو متاثر کیا۔ ماضی کے کن عناصر کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا اور کن عناصر کو مہلت حیات دی۔ بحث کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین میں کس طرح ایک خدا پرستانہ معاشرہ کی داغ بیل ڈالی گئی جو اپنے اصولوں کے بارے میں کسی مصالحت کا روادار نہ تھا۔ اس نے اقدار و تصورات کی نئی دنیا تشکیل دیتے ہوئے انسانی فکر و عمل کے منہاج میں کیا کیا تغیرات پیدا کئے اور دور جاہلیت کے سیاسی، معاشی اور سماجی اداروں سے کہاں کہاں اور کس طرح استفادہ کیا۔

کتاب یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ مسلم معاشرہ ارتقائی منازل طے کرنے کے سفر میں غیر مسلم معاشروں سے کس حد تک استفادہ کر سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ڈائریکٹر مطبوعات ادارہ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی)
پوسٹ بکس نمبر 1035۔ اسلام آباد 44000 ۔ فون نمبر 254874